

زوجین کے باہمی رویوں کے متعلق تعلیمات سیرت اور ان کے نفسیاتی اثرات

Seerah teachings about mutual behaviors of spouses and their psychological effects

DOI: 10.5281/zenodo.7563568



*Dr. Muhammad Abdul Haq

**Prof. Dr. Ataulrahman

***Prof. Dr. Muhammad Tahir Khalili

ABSTRACT

Marriage is a process that is concerned with most of the adults in every society of the world. It is a bond between individuals that every individual strive to strenghten so that the life of the bonding partners becomes a cradle of peace and contentment. Despite the differences in nature, if the spouses are trained religiously and psychologically, they can live a peaceful life because in such a case, they will not consider the difference in moods as stubbornness and obstinacy. Rather, they will consider it as a natural phenomenon and behave accordingly with their spouse. By following this approach, the couple will enjoy a happy married life. In such matters, an insight about the teachings of the Prophet (peace be upon him) is indispensable. This is because the teachings of the Prophet (peace be upon him) are effective to shape behaviors of the spouses in a prudent manner and align those behaviors with the human psychology. If the instructions of the Prophet (peace be upon him) are practiced appropriately, the married life becomes a source of happiness despite the prevalence of differences in the behaviors of the spouses. In such manner, the spouses not only follows the religious spirit but also enjoy a successful married life.

کامیاب ازدواجی زندگی کا انحصار: ازدواجی زندگی کی کامیابی کا دار و مدار زوجین کے رویوں پر ہوتا ہے۔ ازدواجی زندگی کے متعلق یہ بات واضح رہے کہ شادی چاہے والدین کی رضامندی سے ہو یا محبت کی شادی ہو تو دونوں صورتوں میں کامیاب ازدواجی زندگی کی ضمانت کا انحصار زوجین کے باہمی رویوں پر ہوتا ہے اگر وہ دونوں باہم ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھتے ہو اگر کبھی اختلاف رائے سامنے آ بھی جائے تو ایسی صورت میں مقابل شریک حیات کے ساتھ تفحیک آمیز رویہ اختیار نہیں کرے زندگی کی بیشتر حقیقتیں شادی کے بعد ہی کھلتی ہیں اور شادی سے پہلے انسان کا ذہن پختہ نہیں ہوتا ازدواجی زندگی میں مختلف تجربات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اگر ان تجربات سے سیکھتے ہوئے کوئی فرد اپنے خیال مزاج اور خواہشات کو بدلنے کی اہلیت رکھتا ہو اور خود کو نئے ماحول میں ڈھالنے کی صلاحیت رکھتا ہو تو ایسی صورت میں وہ کامیاب زندگی گزار سکتا ہے⁽¹⁾۔

.....
*Lecturer , Department of Islamic Studies, University of Malakand.

**Dean Faculty of Arts & Humanities, University of Malakand.

*** Chairman Department of Psychology ,International Islamic University Islamabad.

رفیقہ حیات کو اچھے نام سے پکارنا: تمام ثقافتوں میں نام رکھنے کا عمل ایک مقصد کا حامل ہوتا ہے نام اور ذاتی خصوصیات کے درمیان خاصا تعلق ہوتا ہے چنانچہ بہت سے لوگوں کا یہ یقین ہوتا ہے کہ ان کے نام، ان کی شخصیت بلکہ ان کی قسمت تک پر اثر انداز ہوتے ہیں⁽²⁾ اس وجہ سے ناموں کی اہمیت کے حوالے سے محققین نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ سماجی اور نفسیاتی حوالوں سے اس کے بہت اثرات مرتب ہوتے ہیں⁽³⁾ اس حوالے سے آپ کا عمل یہ تھا کہ آپ نے اپنی ہر زوجہ کی کنیت رکھی تھی البتہ حضرت عائشہؓ کی نہیں رکھی تھی تو انہوں نے ایک طرح سے آپ سے اس کا شکوہ کیا تو آپ نے ان کی کنیت ام عبداللہ رکھی⁽⁴⁾ اسی طرح آپ انہیں حمیراء کے نام سے بھی پکارتے تھے⁽⁵⁾ جب کہ کبھی کبھی عائشہؓ کی بجائے عائشہؓ سے پکارتے تھے⁽⁶⁾

ازدواجی زندگی اور چہرے پر بشارت اور مسکراہٹ کے نفسیاتی اثرات: انسانوں کو سماجی رابطے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک سماجی رابطے کی خواہش کرتے ہیں اور سماجی روابط ہمارے زیادہ تر طرز عمل کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اگر ہماری زندگیوں سے سماجی روابط کو نکالا جائے تو اس کے بغیر ہمیں زندگی کے تقریباً تمام پہلوؤں میں گہرے خسارے کو برداشت کرنا پڑ سکتا ہے جس میں بشمول بیماری اور یہاں تک کہ موت کے بڑھنے کے امکانات بھی ہوتے ہیں⁽⁷⁾ خوش قسمتی سے سماجی روابط کو بہتر بنانے کے لئے ہمارے پاس ایک اصول اثاثہ دستیاب ہے اور وہ انسانی چہرہ ہے۔ ہم انسانی چہرے کے پٹھوں کی ساخت کی مدد سے بہت سے غیر زبانی اشارے منتقل کر سکتے ہیں چہرے کے اشاروں سے کسی دوسرے کی جذباتی حالت کا فوری طور پر پتہ لگانا پیچیدہ سماجی دنیا میں ہماری رہنمائی کرتا ہے، اس بات کا تعین کرنے میں ہماری مدد کرتا ہے کہ ہمیں کس کے ساتھ الحاق کرنا چاہیے اور کس سے نہیں ہونا چاہیے۔ خوش نظر آنے والے چہرے ہمیں قریب آنے کی ترغیب دے سکتے ہیں، جب کہ ناراض نظر آنے والے چہرے ہمیں دور رہنے کی ترغیب دے سکتے ہیں⁽⁸⁾۔ اسی وجہ آپ نے ہمیں اس بات کی تعلیم دی ہے کہ جب ہم کسی سے ملاقات کرے تو ملاقات کے وقت دوسرے کے سامنے چہرے پر مسکراہٹ سجانا بھی صدقہ ہے تو جب باہر کے افراد کے ساتھ ہمیں بشارت سے ملنے کی تلقین ہے چنانچہ آپ کا فرمان ہے اپنے بھائی کے سامنے تمہارا مسکراتا تمہارے لیے صدقہ ہے⁽⁹⁾ تو بیوی جو ہر وقت کا ساتھی ہے تو اس کے سامنے مسکراہٹ اور بھی زیادہ ضروری ہے۔

ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنانے کا نفسیاتی طریقہ: ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنانے کے لئے ہمیں خطبہ نکاح کی آیات سے بہترین رہنمائی ملتی ہے واضح رہے کہ آپ نے نکاح کے خطبہ نکاح میں جن آیات کا انتخاب کیا ہیں تو ان میں براہ راست نکاح کا کوئی تذکرہ نہیں حالانکہ ان کے علاوہ اور بھی بہت سی آیات ہیں جن میں نکاح کا تذکرہ موجود ہے چنانچہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ نے ان ہی تین آیات کو کیوں منتخب کیا؟ اس سوال کا جواب جاننے سے پہلے ان تین آیات اور ان کا ترجمہ بیان کرتے ہیں تو اس کے بعد ان تین آیات کے انتخاب کی وجہ سمجھ میں آئی گی۔

(1) يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا⁽¹⁰⁾ ترجمہ: اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں

ایک جان سے پیدا کیا، اور اسی سے اس کی بیوی پیدا کی، اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں دنیا میں پھیلا دیئے اور اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حقوق مانگتے ہو اور رشتہ داریوں کی حق تلفی سے ڈرو بیشک اللہ تمہاری نگرانی کر رہا ہے۔

(2) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُوا إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ (11)

ترجمہ: اے ایمان والو! دل میں اللہ کا ویسا ہی خوف رکھو جیسا خوف رکھنا اس کا حق ہے، اور خبردار! تمہیں کسی اور حالت میں موت نہ آئے، بلکہ اسی حالت میں آئے کہ تم مسلمان ہو۔

(3) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا- يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا (12)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور سیدھی سچی بات کہا کرو۔ اللہ تمہارے فائدے کے لیے تمہارے کام سنوار دے گا، اور تمہارے گناہوں کی مغفرت کر دے گا۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو اس نے وہ کامیابی حاصل کر لی جو زبردست کامیابی ہے۔

مذکورہ تین آیات کا جب بغور مطالعہ کیا جائے تو ان تین آیات میں جو بات مشترکہ طور پر بیان کی گئی ہے تو وہ تقویٰ اختیار کرنے کا حکم ہے تقویٰ کا مطلب یہ ہے کہ ان انسان کے دل و دماغ میں یہ بات بٹھادی جائے کہ اس کے اندر احساس ذمہ داری پیدا ہو جائے اور اس کی یہ سوچ بنے کہ میں جو کچھ بھی کر رہا ہوں اس کا ایک نہ ایک موقع پر مجھ سے سوال کیا جائے گا چنانچہ نکاح کے موقع پر تقویٰ اختیار کرنے کا حکم اس لئے دیا جا رہا ہے کہ عموماً لوگ نکاح کے معاملے کو دین کی بجائے دنیا داری سمجھتے ہیں اسی لئے نکاح کے وقت اور نہ ہی نکاح کے بعد آپ کی سیرت طیبہ کو اختیار کرتے ہیں، آپ نے عوام الناس کی انہی نفسیات کو سامنے رکھتے ہوئے ان آیات کا انتخاب کیا ہے کہ اے لوگوں! تقویٰ اختیار کرو اس بات میں قطعاً کوئی شک نہیں کہ میاں بیوی کے تعلقات اس وقت تک خوشگوار نہیں ہو سکتے جب تک ان کے دل میں اللہ کا ڈر اور تقویٰ نہ ہو اور یہ احساس نہ ہو کہ شریک حیات کے معاملے میں اگر میں کوئی کوتاہی کروں گا تو بھلے قانونی لحاظ سے میری گرفت نہ ہو سکے لیکن آخرت میں مجھے اس کی جواب دہی کرنی ہوگی واضح رہے اس دنیا میں جتنا قریبی تعلق زوجین کا ہوتا ہے کسی اور کا نہیں ہو سکتا دونوں ایک دوسرے کے ایسے محرم راز ہوتے ہیں کہ ان کے باہمی تعلقات کبھی بھی دوسرے لوگوں کے سامنے مکمل طور پر نہیں لائے جاسکتے لہذا ایسی تنہائی اور خلوت کے عالم میں اگر کوئی ایک بھی شریک حیات دوسرے کو ایذا پہنچانے یا حق تلفی کرنے پر اتر آئے تو کوئی منع کرنے اور ہاتھ پکڑنے والا نہیں ان میں سے اگر کوئی ایک منہ پھلا کر بیٹھ جائے تو کوئی عدالت کوئی قانون اسے ہنس کھ بنانے پر مجبور نہیں کر سکتا؟ ہاں اگر کوئی امر اس دکھ کو ختم کر سکتا ہے تو وہ صرف اور صرف اللہ کا ڈر اور تقویٰ ہے جب خاوند کو اس بات کا احساس ہو کہ یہ بیوی اللہ تعالیٰ کے نام پر میرے لئے حلال ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی نے اس کے کچھ حقوق میرے ذمہ لگائے ہیں اگر میں ان میں سستی یا کوتاہی کروں گا تو اللہ کے ہاں جواب دہ ہو گا جب یہ احساس پیدا ہو جائے گا تو شوہر کا

رویہ خود بخود بیوی کے ساتھ حسن سلوک والا ہو گا جو ازدواجی زندگی میں چین اور سکھ لائے گا اسی طرح جب بیوی کے دل و دماغ میں تقویٰ ہو گا پھر وہ شوہر کو جسمانی اور ذہنی سکون پہنچانے کی کوشش کرے گی تاکہ اللہ تعالیٰ اسے اس کا بہترین اجر عطا کرے چنانچہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپؐ جب کبھی گھر تشریف لاتے تو آپؐ کا چہرہ انور کھلا ہوا ہوتا تھا اور آپؐ تبسم فرما رہے ہوتے اور آپؐ کے ساتھ میں نے جتنا عرصہ گزارا اس دوران آپؐ نے مجھے کوئی بڑی سزنش نہیں کی (13) دیکھئے یہ ہے خوشگوار ازدواجی زندگی کا راز کہ دونوں کے دلوں میں تقویٰ ہو۔

ازدواجی زندگی کو معاشی الجھنوں سے پاک رکھنے کا طریقہ: انسان کو اپنی ازدواجی زندگی میں کئی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے جن میں ایک اہم مسئلہ معاشیات سے متعلق ہوتے ہیں اس میں کوئی دورائے نہیں ہے کہ انسان کی اقتصادی حالت اس کی ازدواجی زندگی پر بہت اثر انداز ہوتی ہے ذیل میں ہم ایسی باتیں درج کرتے ہیں جو ازدواجی زندگی کو معاشی الجھنوں سے محفوظ رکھے۔

1- شوہر کو چاہیے کہ وہ اپنی آمدنی کے متعلق اپنی بیوی کو آگاہ کریں اور اس کے ساتھ ہی اخراجات کو بھی بیان کر دے جب بیوی کو شوہر کی آمدنی اور لازمی اخراجات کا مکمل علم ہو گا تو پھر وہ شکایت نہیں کرے گی۔

2- زوجین کو چاہیے کہ اپنی آمدنی کی اعتبار سے مینے کے اخراجات کا بجٹ بنائے واضح رہے کہ معاشی مسائل کی پر قابو پانے میں بجٹ بنانا بہت اہمیت رکھتا ہے ہمارے ہاں اگرچہ بجٹ بنانے کا رواج نہیں ہے تاہم یورپ اور دیگر مغربی ممالک میں چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا آدمی بھی اپنے اخراجات کا تعین کرنے کے لئے بجٹ بناتا ہے۔

3- بجٹ بنانے کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے تاہم اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ جو بجٹ بنایا جائے اس پر مستقل مزاجی سے عمل کیا جائے اور غیر ضروری اخراجات سے سختی کے ساتھ پرہیز کیا جائے۔

4- اسی طرح بجٹ بناتے وقت ہنگامی اور لازمی اخراجات جو متوقع ہوتے ہیں ان کا اندراج بھی ضروری ہے کیونکہ غیر متوقع آفات ہر انسانی زندگی کے ساتھ لگے ہوتے ہیں۔

5- اخراجات کا تخمینہ بناتے وقت ہر خرچ کے لئے الگ اندراج ضروری ہے یعنی ہر خرچ کو الگ الگ لکھنا چاہیے اور ایک مددی رقم کو دوسرے مدوں میں خرچ نہ کرے واضح رہے کہ تفصیلات کے بغیر ایک متوازن اور صحیح بجٹ نہیں بن سکتا (14)۔

بیویوں کے خرچے کے حوالے سے آپؐ کا طرز عمل اور اس کے نفسیاتی اثرات: ہر انسان کی سوچ اور احساسات ایک دوسرے سے بالکل الگ ہوتے ہیں اگر ایک انسان نفسیاتی اعتبار سے سخت جان اور تکلیف برداشت کر سکتا ہو تو ضروری نہیں کہ دوسرے کی ذہنی کیفیت بھی اسی کی طرح ہو لہذا جائز امور میں بھی اپنی طبیعت پر قابو پالینا ایک اچھی بات ہے لیکن ضروری نہیں کہ دوسرا بھی ایسی سوچ رکھتا ہو عین ممکن ہے کہ وہ آسانی اور راحت پسند ہو تو جائز حدود میں رہتے ہوئے اسے پورا کرنا اس کا ایک انسانی اور نفسیاتی حق ہے جس سے اسے کسی طرح محروم نہیں کیا جا سکتا اسی انسانی نفسیات کے پیش نظر آپؐ اپنی بیویوں کا خرچہ انہیں قبل از وقت دے دیا کرتے تھے چنانچہ روایت ہے کہ بنو نضیر سے جو مال غنیمت آتا وہ آپؐ کے لئے خاص تھا اور آپؐ اس سے سال بھر اپنی ازواج پر خرچ کرتے تھے (15) واضح رہے کہ باوجود اس کے کہ آپؐ اپنی ذات کے اعتبار سے اپنے لئے مال

و دولت جمع نہیں کرتے تھے اور آپ اس قدر قناعت پسند تھے کہ آپ کی ملکیت میں جو کچھ آتا تھا آپ اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ضرور تمندوں پر خرچ کرتے تھے لیکن اس کے باوجود آپ اپنی تمام بیویوں کے لئے ان کا سال بھر کا خرچہ شروع ہی میں دیتے تھے تاکہ انہیں ذہنی یکسوئی رہے (16)۔

سیر و تفریح کے نفسیاتی اثرات اور آپ کا اسوہ حسنہ: اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان کے مزاج پر ماحول بہت بڑا گہرا اثر ڈالتا ہے چنانچہ جب زوجین ایک گھر میں اور ایک طرح کے ماحول میں رہتے ہوئے آکتاہٹ کا شکار ہو جاتے ہیں تو پھر مزاج میں شکستگی باقی نہیں رہتی اور دونوں چڑچڑے بن جاتے ہیں اور پھر ذرا سی بات پر آپس میں لڑنے لگ جاتے ہیں تو تو میں میں کرنے لگ جاتے ہیں تو اس سے بچنے کے لیے ایک بہترین طریقہ یہ ہے کہ کچھ عرصے بعد سیر و تفریح کا پروگرام بنانا چاہیے تفریح کے لئے دور دراز کا سفر کرنا کوئی لازمی نہیں ہے بلکہ قریب ہی میں کہیں کھلے ماحول میں کسی پارک وغیرہ یا کھیت کھلیان وغیرہ میں چہل قدمی کرنی چاہیے واضح رہے کہ گھر کے باہر کھلے ماحول میں بیٹھ کر جب بات کہی جاتی ہے تو اس کا انسانی نفسیات پر زیادہ اثر پڑتا ہے وہاں ماحول چونکہ اچھا ہوتا ہے تو مزاج میں بھی شکستگی ہوتی ہے ایسے وقت میں انسان کڑوی کیسیلی بات بھی صبر سے اور سکون سے سن لیتا ہے مشاہدہ یہی ہے کہ جو جوڑے کبھی بھی ایک ساتھ گھر سے باہر وقت نہیں گزارتے تو ان کے تعلقات میں بہت جلد سرد مہری پیدا ہو جاتی ہے (17) چنانچہ اس حوالے سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ وہ نبی اکرمؐ کے ساتھ ایک سفر میں تھی وہ فرماتی ہے کہ میں نے آپ سے دوڑ کا مقابلہ کیا تو میں جیت گئی پھر جب میرا بدن بھاری ہو گیا تو میں نے آپ سے دوبارہ مقابلہ کیا تو آپ جیت گئے اس پر آپ نے فرمایا یہ جیت اس جیت کے بدلے ہے (18)۔

بیوی کو وقتاً فوقتاً میکے جانے کا موقع دینا: انسانی زندگی میں جب یکسانیت معمول بن جاتی ہے تو پھر ایسی صورت میں انسانی زندگی بوریٹ کا شکار ہو جاتی ہے اس کا انسانی نفسیات پر اثر یہ پڑتا ہے کہ پھر اسے اپنی ذمہ داری میں دلچسپی محسوس نہیں ہوتی اور اس کی کارکردگی پہلے جیسی نہیں رہتی اسی وجہ سے آپ نے قرآن اس انداز سے پڑھنے کی تعلیم دی ہے کہ انسان آکتاہٹ کا شکار نہ ہو اسی طرح عبد اللہ ابن مسعودؓ مسلسل تعلیم اور درس نہیں دیتے تھے بلکہ بیچ میں وقفہ کرتے تھے ایک طرح سے چھٹی دیتے تھے اب ہم ذرا ازدواجی احوال کا جائزہ لیتے ہیں ازدواجی زندگی میں شوہر کو گھر سے باہر نکلنا پڑتا ہے اور مختلف مواقع پر مختلف لوگوں سے ملنا جلنا ہوتا ہے جس کی وجہ سے شوہر کا ذہن تازہ ہو جاتا ہے البتہ عورت مسلسل گھر کے اندر رہتی ہے اور امور خانہ داری میں مصروف رہتی ہے جو کچھ عرصے کے بعد وہ بھی آکتاہٹ کا شکار ہو جاتی ہے لہذا اسے آکتاہٹ سے بچانے کے لیے ایک بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ عورت کو وقتاً فوقتاً میکے جانے دیا جائے اس کا بیوی کی نفسیات پر اثر یہ پڑتا ہے جب وہ میکے جاتی ہے تو وہاں بہن بھائیوں اور والدین کے ساتھ رہ کر وہ تازہ دم ہو جاتی ہے اسی طرح جب کچھ عرصے کیلئے شوہر سے جدائی ہو جاتی ہے تو دل میں اس کی محبت اور بڑھ جاتی ہے اس کی طرف شوق اور بڑھ جاتا ہے (19) اسی وجہ سے آپ کا فرمان ہے زرغباً تردد جباً (20) کہ وقفے وقفے سے ملاقات کرنی چاہیے۔

ازدواجی زندگی کا اہم مسئلہ زوجین کی سردمہری: عام طور پر اکثر شادی شدہ افراد اپنی ازدواجی زندگی میں اس مسئلہ کا کبھی نہ کبھی شکار ہو جاتے ہیں آخر کار ان کی زبان پر یہ الفاظ آ جاتے ہیں کہ اب ہماری ازدواجی زندگی میں پہلے جیسی گرم جوشی باقی نہیں رہی ہے اور شادی کے ابتدائی برسوں میں ایک دوسری کے لیے جو محبت تھی اب وہ نہیں رہی ہیں واضح رہے کہ یہ ایک عام مشاہدہ ہے کہ شادی کے آغاز میں زوجین کے درمیان الفت اور محبت کے جذبات بہت زیادہ پائے جاتے ہیں لیکن جوں جوں دن گزرتے جاتے ہیں اور انہیں زندگی کی تلخ حقیقتوں کا سامنا کرنا پڑ جاتا ہے تو زندگی کے مصائب میں الجھ کر وہ پہلے جیسے جذبات باقی نہیں رہتے جس کی وجہ سے زوجین کی زبان پر ایک دوسرے کے متعلق شکایت آنی شروع ہو جاتی ہیں جس کا آخری نتیجہ سردمہری کی شکل میں نکلتا ہے اور کبھی کبھی تو یہ سردمہری اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ زوجین ایک دوسرے کی ضروری باتوں کا جواب بھی صرف ہاں ہوں میں دیتے ہیں اور ایسے محسوس ہوتا ہے کہ ایک ہی چار دیواری اور ایک ہی چھت کے نیچے زندگی گزارنے کے باوجود ان میں اجنبیت کی ایسی دیوار حائل ہو جاتی ہے جس طرح کسی ریلوے اسٹیشن کے وٹینگ روم میں بیٹھے ہوئے ٹرین کی آمد کا انتظار کرنے والے دو مسافروں کے درمیان ہوتی ہے (21)۔

ازدواجی زندگی میں طویل عرصہ تک رومان برقرار رکھنا: بہت سے لوگوں کو اس بات پر حیرانگی ہوتی ہے کہ کئی برسوں سے قائم شادی میں آخر رومان کیسے برقرار رہ سکتا ہے اور یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ کیا دس پندرہ بیس سال ایک ساتھ گزارنے کے بعد زوجین کا ایک دوسرے سے بے زار نہیں ہوتے کیا ان کی طبیعتوں میں ایک دوسرے سے آکٹھاٹ پیدا نہیں ہوتی ایک ہی گھر میں ایک ہی بیڑ پر ایک ہی فرد کے ساتھ ساری زندگی کیسے گزارا جاسکتی ہے ان تمام سوالات کا جواب اس بات پر منحصر ہے کہ رومان سے مراد کیا ہے اگر اس سے مراد یہ ہے کہ ہر وقت گرم جوش کے ساتھ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے رہے تو واضح رہنا چاہیے کہ ایسا تعلق اور ایسے جذبات کو دس پندرہ برسوں تک قائم رکھنا ممکن نہیں ہے لیکن اگر رومان کا مطلب یہ ہے کہ ایک دوسرے کی شخصیت سے زیادہ سے زیادہ لطف اٹھایا جائے تو پھر اس جذبے کو اور اس احساس کو طویل عرصہ گزارنے کے بعد بھی ازدواجی زندگی میں برقرار رکھنا ممکن ہے کیونکہ ازدواجی زندگی میں وقت گزارنے کے ساتھ ساتھ جنس کی اہمیت اور کردار کم ہو جاتا ہے تاہم زوجین ایک دوسرے کی مکمل رفاقت حاصل کرنے اور آپس میں ایک دوسرے کی شخصیت سے زیادہ سے زیادہ لطف اٹھانے کے قابل ہو جاتے ہیں کیونکہ جب ان کی نفسیات ہوتی ہے کہ کوئی ایسا فرد ہے جو واقعتاً مجھے جانتا ہے مجھے چاہتا ہے اور میرے احساسات کو سمجھتا ہے تو یہ احساس ہی بہت زبردست اور لطف انگیز ہوتا ہے کیونکہ حقیقت قربت کا مقصد ہی یہی ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کو خوب اچھی طرح جانتے ہو اور ایک دوسرے کو صحیح معنوں میں سمجھتے ہو واضح رہے کہ یہ علم دو چار دنوں میں پیدا نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے طویل اور لمبی رفاقت درکار ہوتی ہے۔ (22)

ازدواجی مشکلات سے نمٹنے کے لئے دو عمومی رویے اور ان کے نفسیاتی اثرات:

ازدواجی اور عمومی دونوں زندگیوں میں ہمیں جب کبھی کسی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو عام طور پر دو رویے سامنے آتے ہیں۔

1- ہمت ہارنا: عمومی زندگی اور بالخصوص ازدواجی زندگی میں جب کوئی مشکل پیش آتی ہے تو اکثر زوجین کی یہ صورت حال ہوتی ہے کہ وہ اسی مسئلہ کو مصیبت سمجھ بیٹھتے ہیں اور اپنی قسمت کو کوسنے لگتے ہیں اپنے ستاروں کو برا بھلا کہتے ہیں جس کا ان دنوں میاں بیوی پر یہ نفسیاتی اثر پڑتا ہے کہ وہ ہمت ہار بیٹھتے ہیں اور اس مشکل کا نا تو سامنا کر سکتے ہیں اور نا ہی اس کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور یوں یہ مشکل دوسرے مشکل کا پیش خیمہ بن جاتی ہے اور اوپر نیچے مشکلات آتی رہتی ہیں واضح رہے کہ یہ رویہ منفی رویہ ہے اور ازدواجی زندگی کو آسان بنانے کے بجائے مشکل تر بنا دیتا ہے۔

2- مشکلات کو چیلنج کرنا: مشکلات اور مصائب کے وقت جو دوسرا رویہ اختیار کیا جاتا ہے تو وہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ان مشکلات کو نیا چیلنج خیال کرتے ہیں اور اسے بطور چیلنج قبول بھی کر لیتے ہیں اور اس سے نمٹنے کے لیے اپنے وسائل اور اپنی صلاحیتیں جمع کرتے ہیں اور پھر اس مشکل کے سامنے ڈٹ جاتے ہیں درحقیقت یہ دوسرا رویہ ہی اصل میں زندگی کا حقیقی اور مثبت رویہ ہے اور اسی رویے کی بدولت انسان اپنی مشکلات پر قابو پالیتا ہے (23)۔

بچپن کی نفسیات اور ازدواجی زندگی پر اس کا نفسیاتی رد عمل: بظاہر ازدواجی زندگی اور بچپن کی تربیت میں کوئی ربط اور تسلسل نظر نہیں آتا تاہم آج یہ علم نفس کی روشنی میں ایک کھلی حقیقت ہے کہ ہر انسان کے بچپن کی تربیت کا اس کی ازدواجی زندگی کے ساتھ ایک ربط اور تسلسل ہوتا ہے اس لئے کسی بھی انسان کے ازدواجی نفسیات کو سمجھنے کے لیے اس کے بچپن کی نشوونما اور نفسیاتی اٹھان کی تحقیق ایک لازمی امر ہے انہی امور کو جان کر ازدواجی الجھنوں کی گتھیوں کو سلجھانے ناممکن ہے اس کے لیے ہمیں سب سے پہلے انسان کے اس آئیڈیل کا پس منظر دیکھنا لازمی ہے جس کی آرزو اسے پوری زندگی کیلئے سرگرداں رکھتی ہے یہی آئیڈیل ہوتا ہے جو اس کی آئندہ زندگی کے بنانے سنوارنے یا بگاڑنے کا ذمہ دار ہوتا ہے یہی سے یہ بنیادی سوال پیدا ہوتا ہے کہ زوجین میں سے ہر ایک کس طرح کے شریک حیات کی آرزو رکھتا ہے اپنی نوعیت کے لحاظ سے یہ سوال بہت اہم ہوتا ہے اور عام طور پر اس سوال کے حل ہونے کے بعد ہی ازدواجی زندگی کی مشکلات کو بہتر طور سے حل کیا جاسکتا ہے واضح رہے کہ ہر انسان کی زندگی میں بچپن ہی سے محبوب یعنی آئیڈیل کا تصور بار بار بنتا اور بگڑتا رہتا ہے انسان کی زندگی میں بچپن سے جوانی کی عمر تک پہنچتے پہنچتے مختلف مواقع کے لحاظ سے مختلف آئیڈیل بنتے ہیں اور بگڑتے رہتے ہیں خصوصاً عورتوں کی زندگی میں ان کے محبوب کا تصور بہت ہی عجیب طرح کا ہوتا ہے کبھی ایک ڈاکٹر اس کی دانست میں بہترین انسان ہوتا ہے جو دکھوں کی ماری انسانیت کا مسیحا ہوتا ہے کبھی ایک سپاہی اس کیلئے ایک آئیڈیل بنتا ہے جو ہر طرح کی تکالیف اور خطروں سے لڑ کر دوسروں کو حفاظت فراہم کرتا ہے کبھی ایک تاجر اس کے دل و دماغ پر حاوی ہوتا ہے جو اپنی دولت کے بل بوتے پر اسے ہر طرح کی مادی سہولت فراہم کر سکتا ہے اس کے لئے اسباب راحت و لذت مہیا کر سکتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ ایک مرد کے آئیڈیل کے مقابلے میں عورت محبوب بالکل مختلف ہوتا ہے ایک خاتون اپنے محبوب سے جو امیدیں باندھ لیتی ہے مرد کی آرزوئیں اس سے مختلف ہوتی ہے ظاہر ہے کہ مرد و عورت باہم دو مخالف جنس ہیں لہذا ان کے تصورات کا آئیڈیل بھی مختلف ہونا ضروری ہے (24)۔

نفسیاتی کشش کے اسباب: انسان کو اپنی زندگی میں مختلف محرکات سے واسطہ پڑتا ہے اور انہیں محرکات کی وجہ سے وہ ایک خاص رد عمل اور برتاؤ کا اظہار کرتا ہے تاہم بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان کو بیک وقت مختلف محرکات سے واسطہ پڑتا ہے اس صورت میں اگر ایک مخالف دوسری کی بنسبت زیادہ طاقتور ہو تو انسان طاقتور محرک کے زیر اثر آکر ایک خاص سمت میں کوئی رویہ اختیار کرتا ہے تاہم اگر دونوں محرکات ایک ہی طرح کی طاقت رکھتے ہوں اور دونوں محرکات باہم متضاد بھی ہوں تو ایسی صورت میں ایک محرک اسے ایک خاص طرز عمل پر آمادہ کرتا ہے جبکہ دوسرا محرک اسے بالکل مخالف طرز عمل پر ابھارتا ہے صورت حال میں انسان حیرت اور کشش میں گرفتار ہو جاتا ہے اور کسی خاص سمت میں طرز عمل اختیار کرنے سے عاجز آ جاتا ہے نتیجتاً اس کی حرکت رک جاتی ہے اور کسی ایک محرک پر بھی عمل نہیں کر پاتا اسی طرح دو باہم متضاد اور مساوی محرکات کے زیر اثر آنے کو نفسیاتی کشش سے تعبیر کیا جاتا ہے (25)

نفسیاتی کشش کو ختم کرنے کا طریقہ: عصر حاضر میں ماہرین نفسیات نے نفسیاتی کشش کے موضوع پر تحقیقات کی ہیں ان تحقیقات کے نتیجے میں وہ کہتے ہیں کہ اس نفسیاتی کشش اور گوگلو کی کیفیت کو ختم کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ایسے حالات اور ماحول پیدا کر دیا جائے کہ کسی ایک محرک پر عمل کا تقاضہ زیادہ طاقتور ہو جائے ایسی صورت میں انسان کی رکی ہوئی حرکت متحرک ہو جائے گی اور وہ ایک خاص سمت میں اپنے طرز عمل کا اظہار کرے گا اور یوں انسان اس تردد اور حیرت کی کیفیت سے نکل آئے گا واضح رہے کہ نفسیاتی کشش حیاتیاتی ضروریات کے درمیان بھی ہو سکتی ہے اسی طرح دو نفسیاتی ضرورتوں کے درمیان بھی ہو سکتی ہے نیز حیاتیاتی اور نفسیاتی ضرورتوں کے درمیان بھی ہو سکتی ہے مثلاً ایک طالب علم کے امتحانات نزدیک ہے اب یہ محرک اسے اس پر آمادہ کرتا ہے کہ وہ اپنے امتحانات کی تیاری کرے اور دیگر تمام مشاغل کو ترک کر دیں لیکن اسی دوران دوسرے اور کئی محرک بھی پائے جاتے ہیں مثلاً اسی دوران اس کے خاندان محلے میں کوئی سماجی یا تفریحی پروگرام ہے اب یہ طالب علم نفسیاتی کشش میں مبتلا ہو جاتا ہے ناکامی کا خوف اسے امتحانات کی تیاری پر ابھارتا ہے تو دوسری طرف معاشرتی دباؤ اسے دیگر مسائل کے اختیار کرنے پر مجبور کرتا ہے اب یہ نفسیاتی کشش اس طرح باآسانی ختم ہو سکتی ہے کہ ایسا ماحول پیدا کر دیا جائے کہ جو کسی ایک محرک کو زیادہ طاقتور بنا کر اس کا پلڑا بھاری کر دے مثلاً اگر مذکورہ طالب علم کا ایسا ساتھی آیا جو علم دوست ہو تو ایسی صورت میں امتحانات کی تیاری کا محرک طاقتور ہو جائے گا اور اگر اس کے پاس ایسا ساتھی آیا جو دوسرے رجحانات کا مالک ہو تو پھر امتحانات کی تیاری کا محرک کمزور ہو جائے گا اور سماجی یا تفریحی محرک غالب آئے گا غرض یہ کہ جس محرک کے طاقتور ہونے کا ماحول پیدا ہو گا طالب العلم اسی محرک کے تقاضے پر عمل پیرا ہو جائے گا اور یوں نفسیاتی کشش ختم ہو جائے گی (26)

نفسیاتی کشش ختم کرنے میں غلطی کا ارتکاب: نفسیاتی کشش مختلف متضاد محرکات کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اور کسی ایک محرک کے موافق ماحول بن جانے کی صورت میں وہ طاقتور ہو جاتا ہے تاہم ایسے مواقع پر ایک غلطی کا تدارک کرنا ضروری ہے کہ اگر یہ کشش دو ایسے بنیادی محرکات کے درمیان ہو جو انسان کے لیے اہم اور ضروری ہے تو کسی ایک محرک سے آنکھیں بند کر کے

دوسرے پر عمل کرنا نفسیاتی کشمکش ختم کرنے کا معقول طریقہ نہیں ہے کیونکہ ایسی صورت میں چھوڑے ہوئے محرک کا تقاضا انسانی طبیعت میں بے چینی پیدا کرے گا اور یوں اس کی نفسیاتی صحت برقرار رہ نہیں پائے گی مثلاً اگر کوئی شخص صرف اپنی جسمانی محرکات کے تقاضوں کی تکمیل میں لگ کر اپنی دینی اور روحانی ضروریات سے اغماض برتے گا تو ایسا شخص مادی لذتوں سے جسمانی آسودگی تو حاصل کر سکتا ہے تاہم ایسا شخص نفسیاتی آسودگی سے محروم رہے گا اور وہ کبھی بھی اطمینان قلب حاصل نہ کر پائے گا اسی طرح جو انسان روحانی محرکات کے تقاضوں پر اتنا عمل پیرا ہو جائے کہ وہ اپنی حیاتیاتی اور جسمانی محرکات کو بالائے طاق رکھ دے تو ایسا شخص نفسیاتی اور جسمانی صحت کے اعتبار سے معیار اور معتدل انسان نہیں ہو سکتا کیونکہ جسم کی بنیادی ضروریات کی عدم تکمیل کی صورت میں انسانی زندگی غیر فطری ہو جاتی ہے (27)۔

حیاتیاتی اور روحانی محرکات کی کشمکش ختم کرنے کا بہترین طریقہ: انسانی جسم و روح کا مجموعہ ہے جس کی وجہ سے انسان کے اندر مادیت اور روحانیت کی ایک کشمکش برپا رہتی ہے اسے ختم کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ دونوں محرکات کے درمیان باہمی ہم آہنگی پیدا کر دی جائے شریعت کی بیان کردہ جائز حدود میں رہتے ہوئے انسان اپنی حیاتیاتی ضروریات کو پورا کریں اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے روحانی محرکات پر بھی اس طرح عمل پیرا ہو کہ اسے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو اس وجہ سے آپ کی سیرت طیبہ میں ہمیں یہ تعلیمات ملتی ہیں کہ انسان اپنے جسمانی اور روحانی و نفسیاتی تقاضوں کی تکمیل میں اعتدال اور میانہ روی سے کام لے لیں تاکہ اس کے دو محرکات کے تقاضوں پر عمل ہو جائے اور انسان نفسیاتی کشمکش سے اچھے اور معقول طریقے سے چھٹکارا حاصل کر لے (28)۔

خلاصۃ الحجث: زوجین میں سے ہر ایک کی نفسیات دوسرے سے کافی حد تک مختلف ہوتی ہیں جس کی وجہ سے رویوں میں اختلاف ایک ناگزیر امر ہے تاہم اس ضمن میں آپ ﷺ نے اپنی امت کو ایسی ہدایات دی ہیں جو انسانی نفسیات کے عین مطابق ہیں لہذا اگر اس پر آشوب دور میں جبکہ ازدواجی زندگیوں میں مشکلات سے دوچار ہیں، اگر آپ ﷺ کی تعلیمات کو اپنایا جائے تو ازدواجی زندگی کی تلخیوں کو کافی حد تک ختم ہو سکتی ہیں اور اس تعلق میں پھر سے محبت کی چاشنی بھری جا سکتی ہے۔

حواشی

¹ ظفر الحسن، ڈاکٹر، شادی کا میاب ازدواجی رشتے کی اخلاقی و سماجی نفسیات، ص 104، دارالشعور، لاہور، 2018ء۔

Zafrul Hasan, Doctor, shadi kamyab izdiwaji rishty ki akhlaqi wa samaji nafsiat, S104. Darul shaor, Lahore, 2018.

² Morgan, J., O'Neill. C., & Harre, R. (1979). Nicknames Their orrips and social consequences. Boston: Routledge and Kegan Paul.

³ Ragussis, M. (1986). Acts oj naming. New York: Oxford University Press.

⁴ حنبل، ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل، مسند احمد، ج 42، ص 513، مؤسسۃ الرسالۃ، 2001ء

Hanbal, Abo Abdillah Ahmad bin Muhammad bin Hanbal, musnad Ahmad, J42, S 513, Muassisah alrisalah, 2001.

⁵ حاکم، ابو عبد اللہ الحاکم محمد بن عبد اللہ، المستدرک علی الصحیحین، ج 3، ص 129، دار الکتب العلمیۃ بیروت، 1990ء

Hakim, Abo Abdillah Alhakim Muhammad bin Abdullah, Almustadrak alassahihain, J3, S129, Darulkutub alilmiah Bairoot, 1990

6- بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، ج 5، ص 29، دار طوق النجاة بیروت، 2001ء۔

Bukhari, Abo Abdillah Muhammad bin Ismaeel, Aljame Alssahih, J5, S29, Dar toaq alnajat Bairoot, 2001.

7- Harcourt, A. H., & De Waal, F. B. M. (Eds.). (1992). Coalitions and alliances in humans and other animals. Oxford: Oxford University Press.

8Bornstein, R. F. (1989). Exposure and affect: Overview and meta-analysis of research, 1968–1987. Psychological Bulletin, 106, 265–289.-

9- ترمذی، ابو یوسف محمد بن عیسیٰ، السنن، ج 4، ص 340، مصطفیٰ البانی الحلبي، مصر، 1975ء۔

Tirmizi, Abo Eisa Muhammad bin Ahmad, Alsunan, J4, P340, Mustafa Albabi Alhlabi, Misr, 1975.

10- النساء: 1

Alnisaa:1

11- آل عمران: 102

Aal e Imran:102

12- الاحزاب: 70، 71

Alahzab:70,71.

13- عثمانی، مفتی، محمد تقی، خوشگوار ازدواجی زندگی کے رہنما اصول، ص 40، مکتبہ عثمانیہ راولپنڈی، 2009ء۔

Usmani, Mufti, Muhammad Taqi, khushgawar izdiwaji zndagi ky rehnuma usool, S40, maktaba Usmaniha Rawalpindi, 2009.

14- ناز، جی ایم، ڈاکٹر، ازدواجی نفسیات، ص 161، مکتبہ نفسیات، کراچی، سن

Naz, G M, Doctor, Izdiwaji Nafsiat, Karachi, S N.

15- مسلم، ابو الحسن مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، ج 3، ص 1376، مکتبہ البیشری کراچی، 2011ء۔

Muslim, Abulhasan, Muslim bin Alhajaj, Aljame Alssahih, J3, S1376, Maktabatul Bushra Karachi, 2011.

16- ابن حجر، احمد بن علی بن حجر ابو الفضل العسقلانی، فتح الباری، ج 9، ص 503 مکتبہ دار المعرفہ، بیروت، 1379ھ۔

17- ظفر الحسن، ڈاکٹر، شادی، ص 124

Zafrul Hasan, Doctor, Shadi, S124.

18- ابوداؤد، ابوداؤد سلیمان بن الاشعث، السنن، ج 3، ص 29، میر محمد کتب خانہ کراچی، 1949ء۔

Abo Dawood, Sulaiman bin Ashath, Alsunan, J3, S29, Meer Muhammad kutub kahana Karachi, 1949.

19- ظفر الحسن، ڈاکٹر، شادی، ص 114

Zafrul Hasan, Doctor, Shadi, S114.

20- بیہقی، شعب الایمان، ج 10، ص 565

Baihaqi, Suabul Eeman, J10, S565.

21- ظفر الحسن، ڈاکٹر، شادی، ص 120

Zafrul Hasan, Doctor, Shadi, S120.

22- جاوید، قاضی، ازدواجی زندگی، ص 11، دارالشعور مزنگ روڈ لاہور۔ 2018ء۔

Jawed, Qazi, Izdiwaji zindagi, S11, Darul shauoor, Lahore Mazang road Lahore, 2018.

23- ایضاً، ص 245

Ibid, S 245.

²⁴۔ ناز، ازدواجی نفسیات، ص 10

Naz, Izdiwaji Nafsiat, S10.

²⁵۔ نجاتی، حدیث النبوی و علم النفس، ص 36

Najati, Hadith Ulnabawi w Elm ul Nafs, S36

²⁶۔ ایضاً

Ibid

²⁷۔ ایضاً، ص 40

Ibid, S40

²⁸۔ ایضاً، ص 41

Ibid, S41